حق و باطل کا معرکۃ الآراء
مُقدّمہ مرزائیّہ بہاولپور
رُوداد ۱۹۲۶ء لغایت ۱۹۳۵ء
جس میں
جناب جج محمد اکبر خان صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی
ڈسٹرکٹ جج بہاولپور
نے مرزائیت کو اِرتداد قرار دے کر مُسلمہ کا نکاح مرزائی سے فسخ فرمایا
جلد اوّل

حق و باطل کا معرکۃ الآراء

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور

روداد ۱۹۲۶ء لغایت ۱۹۳۵ء

جس میں

جناب جج محمد اکبر خان صاحب بی اے ایل ایل بی

ڈسٹرکٹ جج بہاول پور

نے مرزائیت کو ارتداد قرار دے کر مسلمہ کا نکاح مرزائی سے فسخ فرمایا

جلد اوّل

اسلامک فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

۱- ڈیوس روڈ ○ لاہور

قیمت -/[illegible] روپے

مقدمۂ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۳۵ء

تاریخ طبع

ربیع الاول ۱۴۰۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۸ء

طابع ——— محمد ریاض

مطبع ——— محمود ریاض پرنٹرز
ہجویری پارک، لاہور

تعداد ——— ایک ھزار

ملنے کا پتہ

۱ : اسلامک فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ۱۔ڈیوس روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۹۰۰، لاہور ۵، فون : ۳۰۳۲۰۳، ۳۰۳۲۰۶

۲ : سید رشید احمد اندرابی، ۲۱-بی ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : ۸۵۲۲۲۱

۳ : مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ، لاہور

۴ : میر عبدالقادر عبدالغنی اینڈ برادرز رین بسیرا محلہ میر سراج الدین صاحب بہاولپور، فون : ۶۶ ۶۳

۵ : محمد منشاء ۱۵۸۔ بیت البدر۔ عظیم روڈ، بہاولنگر

مقامِ اشاعت

اسلامک فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ۱۔ڈیوس روڈ، لاہور

کے نام نکلا جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوّے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا جس کے رد عمل میں پھر تحریک منظم ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کی رحلت کے بعد سے اس وقت تک مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کا بوجھ میرے ناتواں کندھوں پر ہے اس لیے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی امارت بھی حقیر کے حصہ میں آئی۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ فضل ہے جس نے جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے تمام طبقات کو اتفاق و اتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا، اور بالآخر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے ہاتھوں جاری ہوا۔ قادیانیت کے خلاف آئینی طور پر جتنا ہونا چاہیے تھا اتنا تو نہیں ہوا، لیکن جتنا ہوا اتنا آج تک کبھی نہیں ہوا تھا۔ آج اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے، اور چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

ایک بدیہی حقیقت

لیکن یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ ان تمام تر کامیابیوں و کامرانیوں میں "مقدمہ بہاولپور" کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر مضبوط بنیاد اور قانونی و اخلاقی بالادستی قادیانیت کے خلاف اسی مقدمہ نے مہیا کی ہے۔ فیصلہ مقدمہ کئی بار شائع ہوا، علماء کرام کے عدالتی بیانات بھی متعدد بار شائع ہوئے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ اس مقدمہ کی تمام تر کارروائی حضرات علماء کرام کی شہادتیں، بیانات، دلائل اور حقائق مرزائی وکیلوں کے جواب میں بطور جواب الجواب بیانات جو عدالت کے ریکارڈ پر تھے اور جرح و بحث کی تمام تر تفصیلات سامنے آئیں تاکہ علوم و حقائق کے بے بہا سمندر سے دنیائے اسلام فیض یاب ہوتی۔ یہ سب کچھ عدالت کے ریکارڈ میں مخفی خزانہ کی طرح پوشیدہ تھا حالانکہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی ابتدائی اشاعت کے وقت ہی مولانا محمد صادق مرحوم نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تمام تر کارروائی کو شائع کیا جائے گا لیکن کل امر مرھون باوقاتہا یہ کام آج تک پورے طور پر نہ ہو سکا۔ اللہ رب العزت نے غیب سے اہتمام فرمایا اسلامی درد اور جذبہ